كلمة المدير

بش اور بلیئر .... مجرم اعظم!!

تاریخ انسانی اس بات پر شاہد ہے کہ مختلف ادوار میں بعض لوگوں نے اپنی علو اور برتری کیلئے غیر انسانی حربے استعمال کئے ہیں۔ درندگی اور سفاکی کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں کہ صدیاں بیت جانے کے باوجود ان کے ظلم وستم کا تذکرہ عام ہے اپنی پوری قوت کو صرف کر کے اپنے آپ کو منوانے کی مکمل کوشش کی جس کیلئے عوام اور عایا سے بہیمانہ سلوک کی انتہا کی۔ اور جبر اور طاقت کا بے دریغ استعمال کیا۔ ان میں انا ربکم الاعلیٰ کہلانے والا فرعون بھی شامل ہے۔ بچوں کے قتل میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ باوجود ان کی سیاہ کاریوں کے یہ اپنا سکہ نہ جما سکے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ہر دور میں ایسے جابر اور سفاک لوگوں کو آئینہ دکھانے والے جلیل القدر شخصیات بھی موجود رہی ہیں۔ جن کی حق گوئی و بیباکی سے ایسے نامراد لوگوں کی راتوں کی نیند اور دن کا چین غارت ہوا اور وہ موتوا بغیظکم کی عملی تصور نظر آئے۔ باولے پن کا ایسے شکار ہوئے کہ خود اپنے آپ کو کاٹنے لگے۔ مگر کبھی بھی اپنی خواہش کی تکمیل نہ کر پائے۔ ناکام و نامراد ٹھہرے۔ ان کا وجود ہمیشہ دھرتی پہ بوجھ ہوا اور ان کا نام گالی بن کر رہ گیا۔ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق ٹھہرے اور خالق ومخلوق کی زبان پر ملعون قرار دیئے گئے۔ مغضوب اور ضالین کے زمرے میں شمار ہوئے۔

تاریخ اپنے آپکو دھراتی ہے۔ مگر تاریخ کا المیہ یہ ہے کہ کوئی اس سے سبق نہیں لیتا۔ کیونکہ ھامان، نمرود، فرعون کا انجام بد تاریخی حقیقت ہے۔ ان کے اعمال ان کی تباہی کا باعث بنے تکبر، غرور اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے حرف غلط کی طرح مٹ گئے۔ اور لوگوں کیلئے عبرت بن گئے۔ کون ہے جو اس انجام سے دوچار ہونا چاہئے گا۔ مگر دولت قوت اور پوری دنیا پر تسلط کی خواہش انسان کو خود بخود اس بند گلی میں لے آتی ہے۔ اور ایسے اندھے غار میں دھکیلتی ہے کہ سابقہ ڈکٹیٹروں سے بھی برا انجام ہوتا ہے۔ پورے وسائل کے باوجود اس کربناک عذاب سے نجات ممکن نہیں ہوتی اور نفرت کی علامت بن جاتے ہیں۔

آج کا فرعون ''بش'' جو قوت کے نشے میں پوری دنیا کو فتح کرنے نکلا ہے آنے والا مورخ اسے بھی ان لوگوں کی صف میں ضرور شامل کرے گا جو طاقت کے بل بوتے پر اپنی خدائی منوانا چاہتا ہے۔ غرور اور تکبر کی چادر اوڑھنا چاہتا ہے۔ اور ساری مخلوق کو اپنا غلام بنانے کا آرزومند ہے۔

یہ درندہ صفت انسان انسانی خون کا عادی ہو چکا ہے۔ افغانستان میں اپنی بہیمیت کا مظاہرہ کر چکا ہے۔ ہزاروں انسانوں کے خون سے اس کی تسکین نہ ہوئی۔ دشت لیلی کی اجتماعی قبریں اس کی سفاکی اور بے رحمی کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ پہاڑوں کے سینے چاک کر دینے والوں بموں کو ضعیف انسانوں پر آزمایا گیا۔ انسانی جسموں کے لوتھڑے فضا میں بکھر گئے۔ عورتوں بچوں کی چیخ و پکار بمبار طیاروں کی گن گرج میں دب کر رہ گئی۔ اور جلے انسانی گوشت کی بو آج بھی افغانستان کی فضا کو سوگوار کرتی ہے۔ لیکن اس ڈریکولا کی اب بھی تسلی نہیں ہوئی اور جنونیت کا یہ مظاہرہ اس کی روح کی تسکین کا باعث ہے۔ اور آج روح فرسا مناظر عراق میں دھرائے جا رہے ہیں۔ ہزاروں ٹن بارود بارش کی طرح عراقی شہروں میں برسایا جا رہا ہے۔ آتش و آہن کا یہ مظاہرہ براہ راست دیکھا جاتا ہے۔ حجاب میں رہنے والی عفت مآب خواتین اور معصوم بچے پناہ گاہوں کی تلاش میں سڑکوں پر دوڑتے ہیں جو ان کی روح کی تسکین کا سبب بنتے ہیں۔

بلاشبہ بش وقت حاضر کا مجرم اعظم ہے۔ جو اپنی انانیت اور مجرمانہ ذہنیت کی وجہ سے پوری دنیا کو آتش دان کے قریب لے آیا ہے۔ یہ نفسیاتی مریض اپنے جھوٹے وقار کی خاطر آگ وخون کا کھیل رہا ہے۔ اس وقت یہ دنیا کا بڑا منافق کذاب اور جھوٹا ہے۔

نہتے عراقیوں پر میزائلوں کی بارش اور سینکڑوں طیاروں کے ذریعے بمباری کہاں کا انصاف وہ قوم جو ایک عشرہ سے تہی دامن ہے۔ پہلے ہی ہزاروں بچے بھوک اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے لقمہ اجل بن گئے اور ہزاروں لوگ خوراک کی کمی کا شکار ہیں۔ ان پر اپنی برتری اور قوت کا اظہار کمینگی کی انتہا ہے۔

وہ لوگ جو امریکہ اور برطانیہ کی تہذیب کو مثالی اور انہیں مہذب ترین

قوم قرار دیتے نہ تھکتے تھے آج اپنے گریبانوں میں جھانکیں پتھر کے دور سے بھی بدتر قوم اگر کوئی ہوسکتی ہے تو وہ امریکہ اور برطانیہ ہے۔ جو برہنہ ہو چکے جن کا خبث باطن ظاہر ہو چکا ہے۔ جن کا مکروہ چہرہ دنیا نے دیکھ لیا۔ جن کی ہوس زر، حرص لالچ نے تمدن کو جنگل میں بدل دیا۔ شائستگی مروت کے بدلے بدتمیزی نے لے لی۔ یہ بھیڑیا نما انسان بستیوں کو اجاڑنے شہروں کا رخ کر چکا ہے۔ وہ لوگ جو ایک کتے کی موت پہ واویلا اور احتجاج کرتے نہیں تھکتے آج معصوم اور دودھ پیتے بچوں کو کروز میزائل سے بھسم کر رہے ہیں۔ کیسا دوغلا پن ہے۔ امریکہ اور برطانیہ بے نقاب ہو چکے ہیں ان کے چہروں سے حجاب اتر چکا ہے۔

جمہوریت کے چیمپئن اور عوامی حکومتوں کے یہ جھوٹے مکار اور فریبی دعویدار بدترین ڈکٹیٹر ہیں۔ لاکھوں انسانوں کے احتجاج کے باجود انسانیت کے قتل پر بضد ہیں۔ اقوام متحدہ کی بے حسی اور سلامتی کونسل کی مجرمانہ خاموشی ایک گہری سازش ہے۔ امریکہ نے عالمی قوانین کو روندھا ہے اور اقوام متحدہ کی اجازت کے بغیر جارحیت کا ارتکاب کیا ہے اور ایک ایسی روایت قائم کی ہے جس کی نظیر اس سے قبل نہیں ملتی۔ اب اقوام متحدہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اقوام متحدہ اپنے اہداف کی تکمیل میں ناکام ہو چکی ہے۔ اس میں منظور ہونے والی قراردادوں کی کیا اہمیت ہے۔ اس کی اسلام دشمنی پوشیدہ نہیں رہی۔ اسرائیل کے خلاف منظور ہونے والی قراردادوں کا تمسخر اڑیا گیا۔ خود امریکہ بہادر اسے ویٹو کرتا ہے۔ اور اس کی ظالمانہ کاروائیوں کو سند جواز فراہم کرتا ہے۔ اور عراق کے خلاف سلامتی کونسل کی قرارداد پر دھونس دھاندلی سے عمل کراتا ہے۔ یہ فسطائیت کی بدترین مثال ہے۔ اب وقت آ گیا کہ اس منہ زور اور بدمست ہاتھی کو لگام دی جائے۔ اسلامی ممالک ہوش کے ناخن لیں۔ اور آگے بڑھ کر اس کا راستہ روکیں۔ غفلت اور کوتاہی کے مرتکب نہ ہوں۔ اور یہ نہ سمجھیں کہ وہ صرف عراق کا دشمن ہے اس سیلاب بلا کا رخ موڑنا پوری اسلامی امہ کی ذمہ داری ہے۔ اور اس مجرم اعظم کو عبرت کا نشان بنانا مسلمان حکمرانوں پر قرض ہے۔

اس کے ساتھ ہم عالمی عدالت سے یہ بجا طور پر توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ بش اور بلیئر ایسے جنگی مجرموں کا از خود نوٹس لے۔ اور ان پر فرد جرم عائد کرے۔ اور قرار واقعی سزا دے۔ ان کے خلاف کاروائی براہ راست دیکھائی جائے۔ انسانیت کے دشمن اور امن وامان کی تباہی کے مرتکب کو نشان عبرت بنایا جائے تا کہ یہ دنیا امن کا گہوارہ بنے اور دوسروں کو جینے کا حق دیا جائے۔

امریکی رعایا کو بھی اپنے پاگل صدر سے چھٹکارا حاصل کر لینا چاہئے ورنہ بش خود امریکہ کی تباہی اور بربادی کا سبب بنے گا۔ اپنے ملک کی تباہ حال معیشت کو بچانے کیلئے پوری دنیا اور بالخصوص اسلامی ممالک کو پتھر کے دور میں دھکیلنے کی قطعا اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہر آزاد اور خود مختار ملک کو اپنے مفادات کے تحفظ کا پورا حق حاصل ہے۔ ہم پاکستان کے موجودہ حکمرانوں سے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ غیرت وحمیت کا ثبوت دیں اور وطن کی آزادی خود مختاری اور اسلامی روایات کی بقاء کی خاطر ڈٹ جائیں اور کوئی ایسا قدم نہ اٹھائیں جو بعد میں پچھتاوے کا سبب بنے۔ پوری قوم اپنا تن من دھن قربان کرنے کیلئے تیار ہے۔ بشرطیکہ حکمران بھی صحیح سمت قدم اٹھائیں قوم نے اپنے خون پسینے کی کمائی سے جوہری ہتھیار بنانے میں مدد دی ہے۔ اور پاک فوج کو پالا پوسا ہے تو اس کی ایک ہی غرض ہے کہ کوئی بھی دشمن پاکستان کو میلی آنکھ سے نہ دیکھے اور وہ ملک کی جغرافیائی اور نظریاتی سرحدوں کا تحفظ کریں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جس طرح اس وقت قوم میں یکجہتی اور اتحاد ہے حکومت اس سے بھرپور فائدہ اٹھائے گی۔ اور اس مجتمع قوت کو دینی غیرت وحمیت کا ذریعہ بنائے گی۔

عراق کی تباہی و بربادی پر مسلمان تو خون کے آنسو بہا رہے ہیں اور نہایت شکستہ دل ہیں لیکن اغیار بھی پریشان ہیں۔ اور اپنی اپنی حکومتوں کو کوس رہے ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ امریکہ اور برطانیہ کا طرز عمل کسی طرح بھی منصفانہ نہیں ہے۔ یہی باعث ہے کہ برطانیہ کے سابق وزیر خارجہ رابن کک نے شدید تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اور برطانیہ عالم اسلام میں مغرب کے خلاف نفرتوں کے بیج بو رہے ہیں۔ جنگ ناحق ہے۔ انہوں نے برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو واپس بلائے اور بغداد کے محاصرے کا خیال دل سے نکال دے۔ اور کہا اس سے زیادہ کوئی جنگ ظالمانہ نہیں ہوگی کہ پوری عالم عرب اور عالم اسلام میں نفرتوں کی ایک طویل میراث چھوڑ دی جائے۔ یاد رہے کہ مسٹر رابن کک عراق پر فوج کشی کے خلاف کابینہ سے استعفی دینے والے سب سے اعلی عہدے کے وزیر تھے۔ اسی طرح برطانیہ کے معروف لیڈر زالین ووڈ نے بھی امریکی صدر جارج بش کو پاگل قرار دیا ہے۔ جو پوری دنیا میں امریکی ورلڈ آرڈر منوانا چاہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکی اقدامات سے سرمایہ دارانہ سامراج کا نیٹ ورک ظاہر ہو گیا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پوری دنیا امریکی اور برطانوی اقدامات کا پوری طرح نوٹس لے۔ مظلوم عراقیوں کا عرصہ حیات تنگ کرنے کا یہ احمقانہ اختیار انہیں کس نے دیا۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

اسی طرح عالم اسلام کی ہر دل عزیز شخصیت امام کعبہ الشیخ صالح بن عبداللہ حمید نے بھی خطبہ جمعہ میں پوری دنیا سے یہ مطالبہ کیا ہے۔ کہ حق وانصاف کی خاطر عراق کا ساتھ دیں۔ انہوں نے بھی امریکی جارحیت کی شدید مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ خسارے کی جنگ ہے جس میں کوئی نہیں جیتے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ حقیقی آزادی اسی وقت مل سکتی ہے کہ ہم صرف اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

اس میں کیا شک ہے کہ پوری دنیا کے حکمران اور رعایا دو حصوں میں

تقسیم ہو چکے ہیں۔حکمران اپنی مصلحتوں کی بنا پر خاموش ہیں یا درپردہ امریکہ کی حمایت کرتے ہیں جبکہ عوام میں امریکہ کے خلاف شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ اور لوگ احتجاجاً سڑکوں پر نکل آئے ہیں۔اور جنگ کے خلاف اپنی نفرت کا اظہار کررہے ہیں۔اور امریکی اور برطانوی رویوں کی شدید مذمت کررہے ہیں۔

جمہوریت کے علم بردار امریکہ اب برطانیہ کو اپنی رائے عامہ کا احترام کرنا چاہئے۔اور اگر واقعی وہ جمہوریت کے چیمپئن ہیں تو فوراً جنگ بند کردینی چاہئے ورنہ لوگ یہ کہنے میں حق بجانب ہونگے کہ یہ جمہوریت کے لبادے میں بدترین ڈکٹیٹر ہیں۔جو عراق پر بھی غاصبانہ قبضہ چاہتے ہیں۔اس لئے رائے عامہ کے احترام میں جنگ کے خاتمہ کا اعلان کریں۔

علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی دوبارہ ایوان بالا (سینٹ) کیلئے کامیابی

اہل پاکستان نے یہ خبر نہایت مسرت وانبساط کے ساتھ سنی کے امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان علامہ پروفیسر ساجد میر دوبارہ ایوان بالا (سینٹ) کے ممبر منتخب ہوگئے ہیں، وللہ الحمد والشکر

آپ ایک معروف علمی خانوادے کے چشم و چراغ ہیں، اپنی علمی اور اعلیٰ فکری صلاحیتوں کی بنا پر ہر طبقہ فکر میں احترام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ اپنی حق گوئی اور زہد وورع کی بدولت اہل علم آپ کی بے حد قدر کرتے ہیں۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں بہت کم لوگ ایسے ہوئے ہیں، جو بے لوث ذاتی مفادات سے بالاتر ہوکر سیاست گری کرتے ہوں۔ان معدودے چند حضرات میں آپ کا شمار بھی ہوتا ہے۔آپ نے ہمیشہ اس منصب کو امانت سمجھا اور پوری دیانتداری سے فرائض سرانجام دیئے۔اور خلوص کے ساتھ حق نمائندگی ادا کرتے رہے۔شوکت اسلام اور کتاب وسنت کی تعلیمات کے احیاء اور نظریہ پاکستان کو اجاگر کرنے کیلئے کوشاں رہے۔شریعت بل کی سینٹ میں منظوری کے لئے آپ پیش پیش تھے۔جس کیلئے آپ نے بڑی محنت کی تھی۔

میاں نواز شریف آپ کے گراں قدر مشوروں کو بنظر تحسین دیکھتے اور آپ ان کی کوتاہیوں پر بھی شدید نکتہ چینی بھی کرتے رہے۔اور اصلاح احوال کے لئے اپنا کردار ادا کرتے رہے۔

ایوان بالا میں آپ کا دوبارہ انتخاب بڑا اعزاز ہے۔جس سے سینٹ کے وقار میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ہم بجا طور پر امید کرتے ہیں کہ آپ ایسے صاحب علم ودانش مفکر اور عالم دین اپنی بے پناہ صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے۔اور سینٹ کے توسط سے حکومت اور قوم کی فکری، قانونی اور اخلاقی رہنمائی کریں گے۔اور پاکستان میں نفاذ اسلام کیلئے اپنا کلیدی کردار ادا کریں گے۔ چند دیگر علماء بھی ایوان بالا کے ممبر منتخب ہوئے ہیں اس طرح ایک مشترکہ قوت وجود میں آئی ہے۔

ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں حق و صداقت پر ثابت قدم رکھے۔اور یہ قوم وملت اور وطن عزیز کی بہتر خدمت کر سکیں۔

مولانا گوہر الرحمن کا سانحہ ارتحال

ممتاز عالم دین سابق ممبر قومی اسمبلی اور جامعہ تفہیم القرآن مردان کے مہتمم مولانا گوہر الرحمٰن رستم خیل مردان میں اچانک رحلت فرما گئے۔ان للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی عمر 85 برس تھی۔آپ کا شمار پاکستان کے غیر متنازعہ علماء میں ہوتا تھا۔آپ نے نہایت سادہ اور پروقار زندگی بسر کی آپ 85ء کے عام انتخابات میں قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔جماعت اسلامی کے ساتھ گہری وابستگی رہی اور صوبہ سرحد کے امیر بھی رہے۔موجودہ انتخابات میں اپ کے بیٹے مولانا ذکاء الرحمٰن قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔

آپ نے کچھ عرصہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں بھی تدریسی خدمات سرانجام دی ہیں۔بطور استاذ آپ کی مساعی جمیلہ کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔طلبہ کی کثیر تعداد آپ سے مستفیض ہوئی۔آپ کا اسلوب تدریس نہایت منفرد تھا اور کھلے ذہن سے کتاب وسنت کے مسائل بیان فرماتے تھے۔

1965 میں آپ نے مردان رستم خیل میں جامعہ تفہیم القرآن کے نام سے ایک تعلیمی ادارہ قائم کیا۔جس کے آپ مہتمم اور صدر مدرس بھی تھے اور آخری وقت تعلیم و تدریس سے وابستہ رہے۔اور طلبہ اور علماء کی بڑی تعداد کو سوگوار چھوڑا۔

آپ سیاست سے بھی دلچسپی رکھتے تھے۔افغانستان کے حوالے سے آپ کی خدمات قابل تحسین ہیں۔موجودہ عالمی حالات پر کافی دل گرفتہ تھے اور امت مسلمہ کی زبوں حالی پر کبیدہ خاطر تھے۔

آپ کی رحلت سے ہم سب ایک عالم دین مخلص استاذ اور مشفق مربی سے محروم ہوئے ہیں۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے۔اور ان کی دینی ملی رفاہی و جماعتی خدمات کو قبول فرمائے۔تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

جامعہ کے صدر میاں نعیم الرحمٰن، شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز علوی، مدیر التعلیم یاسین ظفر آپ کی اچانک وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہیں۔اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆